26801-سفارش كا حکم

سوال

سفارش كا كيا حكم ہے، اور كيا يہ حرام ہے ؟

مثلا اگر ميں ملازمت كرنا چاہوں يا پھر كسى سكول ميں داخل ہونا چاہوں يا اسى طرح كوئى اور كام تو سفارش استعمال كرنے كا حكم كيا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر آپ كے ليے كى گئى سفارش كى وجہ
سے علمى طور پر آپ سے اولى اور افضل شخص كى تعين نہ ہو اور وہ ملازمت سے محروم ہو
جائے، تو سفارش كرنا حرام ہے؛ كيونكہ يہ حقدار شخص كے ساتھ ظلم ہے، اور حكمرانوں پر
بھى ظلم ہے، اس طرح كہ اس سے وہ صحيح طور پر كام كرنے والوں اور زندگى كے كاموں ميں
ان كى معاونت كرنے والوں سے محروم ہو جاتے ہيں، اور امت كے كاموں كو اس جانب سے
پورا كرنے والوں كو ملازمت سے محروم كر كے امت پر بھى زيادتى ہے.

پھر اس سے سوء ظن اور كينہ معاشرہ
ميں فساد بپا ہوتا ہے، اور اگر سفارش كرنے سے كسى كا حق ضائع نہ ہو، يا كسى كو
نقصان نہ پہنچے تو پھر سفارش كرنى جائز ہے، بلكہ شرعى طور پر مرغوب ہے، اور ان شاء
اللہ اس پر اجر و ثواب بھى حاصل ہو گا.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے ثابت
ہے كہ آپ نے فرمايا :

" سفارش كرو تمہيں اجر حاصل ہو گا،
اور اللہ تعالى اپنے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى زبان سے جو چاہے فيصلہ كرواتا ہے "

صحيح بخارى حديث نمبر (1342).

دوم :

سکول، اکیڈمیاں، اور یونیورسٹیاں، یہ
سب عام امت کے لیے ہیں جن میں امت کے لوگ اپنے دین اور دنیا کے نفع کی اشیاء سیکھتے ہیں، اور امت کے کسی فرد کو کسی دوسرے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، لیکن اگر سفارش کے علاوہ کوئی اور مبررات ہوں.

لھذا جب سفارش کرنے والا یہ جان لے
کہ اس کی سفارش کی بنا پر کسی اہلیت والے شخص یا عمر کے اعتبار سے یا درخواست میں سبقت لے جانے کے اعتبار کی بنا پر وہ ملازمت سے محروم ہو جائے گا تو اس وقت سفارش کرنی ممنوع ہے.

کیونکہ اس سفارش کے نتیجہ میں محروم
ہونے والے پر ظلم و زیادتی ہوگی، یا پھر وہ کسی دور والے سکول میں جانے پر مجبور ہوگا، جس کی بنا پر اسے مشقت اٹھانی پڑے گی، اور سفارش کے ذریعہ آنے والے کو راحت حاصل ہوگی، اور اس وجہ سے بھی کہ اس سفارش کی بنا پر بغض و حسد اور کینہ پیدا ہو گا، اور معاشرے میں فساد بپا ہوگا.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے.